Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/۷۸ | ہفتہ ۔ ۱۴۱۳ھ ، ۲۴ شہادت ۱۳۷۲ ہش ، ۲۴ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۹۳

ہر نیکی کی جڑ اتقاء ہے

اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پس ہر نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ جو شخص تقویٰ کی جڑ نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب ہوتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی انسان نہیں جس کے لئے آفات کا حصّہ موجود نہیں (ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے)
(الم نشرح : ۷) انسان کو مایوس کبھی نہیں ہونا چاہیئے ۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے ۔

نومید ہم مباش کہ رندانِ بادہ نوش ؎ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن وصحت کے زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی تکلیف و بیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرّع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آوری نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـــ ۶۳۸)

اعلان نکاح

مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب حامد ابن مکرم عبدالسلام صاحب ظافر سیرالیون اور عزیزہ فرخندہ مبارکہ بنت مکرم محمد اعظم میاں صاحب کا نکاح مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۹۳ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم مولوی محمد سعید صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔

مکرم نفیس احمد صاحب حامد محترم عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کے نواسے ہیں اور عزیزہ فرخندہ مبارکہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس (جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سندھ میں جان قربان کی) کی نواسی ہیں۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔

(ڈاکٹر حامد صاحب خاکسار کی ماموں زاد کے بیٹے ہیں) ۔ نسیم سیفی

اعلان ولادت

○ مکرم امداد الرحمٰن صدیقی صاحب مربی سلسلہ چٹاگانگ بنگلہ دیش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۴ ستمبر ۹۲ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نوید الرحمٰن عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً اچھا بنانا ہوگا

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایک اندرونی حالت ہے جو گھر میں ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کا اپنے بچوں سے سلوک ہے۔ آپ کا اپنی بیوی سے سلوک ہے۔ آپ کا اپنی والدہ سے اپنی بہنوں سے سلوک ہے۔ اپنی بیوی کی والدہ، اس کی بہنوں سے اس کے باپ اس کے رشتہ داروں سے سلوک ہے۔ ایک اور دنیا آپ کے گھر سے نکل آتی ہے جو گھر کی دنیا ہے۔ لیکن بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس کا تعلق نہ صرف آپ کی موجودہ زندگی سے ہے بلکہ آپ کی اولاد کی قیامت تک کی آئندہ زندگی سے ہے آپ باہر بدنام ہوں گے تو غیر آپ کی بات کو توجہ سے نہیں سنے گا یا وزن نہیں دے گا لیکن گھر میں اگر آپ بگڑ گئے تو آپ کی نسلیں بگڑ جائیں گی۔ بجائے اس کے کہ آپ دعوت الی اللہ کے ذریعہ دوسروں کو باہر سے (دین حق) کے اندر داخل کرنے والے بنیں یا خدا کی راہ میں ان کے قدم کھینچیں۔ ان کو دھکا دے کر پیچھے ہٹانے والے بن جائیں گے ان کو ہی نہیں اپنی اولاد کو بھی۔ وہ تو آپ کے نہیں بن سکے لیکن آپ کی اولاد جو آپ کی کہلاتی تھی وہ بھی آپ کی نہیں رہے گی۔ بعض اوقات بداخلاق خاوندوں کی بیویاں ایمان کھو بیٹھتی ہیں اور ان کی اولاد ان کو اس طرح دیکھتی ہے کہ ذلیل لوگ ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیکیاں باہر کی دنیا کے لئے ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیکیاں باہر کی دنیا کے لئے ہیں۔ دعووں کے طور پر ہیں۔ حقیقت میں اس شخص کے اندر کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ میں نے ایسی اولادوں کو بارہا برباد ہوتے دیکھا ہے کہ دل اس بدی کے بدنتائج پر نظر ڈال کر لرزتا ہے۔ گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً اچھا بنانا ہوگا ورنہ دعوت الی اللہ کے مثبت نتیجہ کی بجائے منفی نتائج نکل رہے ہوں گے اور جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ بھی کھو رہے ہوں گے۔ لیکن اس طرف جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ اور وہ سمجھتے ہی نہیں کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔ ساری جماعت مراد نہیں بلکہ جماعت میں ایک طبقہ ہے جو اللہ کے فضل سے زرخیز زمین کی طرح ہے۔ ان پر جب نصیحت کا بیج گرتا ہے تو پھر وہ اس کو مٹا نہیں دیتے بلکہ اس کے خواص کو ابھارتے ہیں اور اپنے سینے میں اس کو جگہ دیتے ہیں۔ وہ نشو و نما پاتا ہے اور اس سے آگے پھر نیکیاں بڑھتی ہیں۔ نیکیوں کے نئے نئے پھل لگتے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۱ فروری ۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴- شہادت ۱۳۷۲ہش ۲۴- اپریل ۱۹۹۳ء

دُعا کو پھیلائیے

دعا کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایسی خواہش کا اصطلاحی نام ہے جو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کی جائے۔ کچھ مانگا جائے یا کچھ کرنے کے لئے کہا جائے یا کسی بات سے بچنے کے لئے کہا جائے۔ یہ ساری خواہشات ہیں اور ان کا یوں اظہار کرنا کہ مخاطب خدا تعالیٰ کی ذات ہو اور جذبہ یہ ہو کہ یہ بات قبول ہو جائے تو اسے ہم دعا کہتے ہیں۔ کسی انسان کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کرتے وقت یہ بات بھی پیش نظر ہوتی ہے کہ دینے والا یا جس سے کچھ مانگا گیا ہے اس کی اپنی حیثیت کیا ہے۔ وہ کس حد تک دے سکتا ہے۔ ایک غریب آدمی سے آپ ہزاروں روپے مانگ لیں تو آپ کو کیا ملے گا۔ کچھ بھی نہیں۔ یا بہت تھوڑا۔ ایک کمزور انسان سے آپ یہ خواہش کریں کہ وہ ایک مضبوط شخص کے مقابلے میں آپ کا ساتھ دے تو وہ کہاں تک ساتھ دے سکے گا۔ غرضیکہ جس سے خواہش کا اظہار کیا جاتا ہے اسکی حیثیت کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے وہ تو خدا سے کی جاتی ہے۔ ہم اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا مالک ہے وہ جہان جنہیں ہم جانتے ہیں اور وہ جہان بھی جنہیں ہم نہیں جانتے۔ اس کے پاس تو سارے خزانے ہیں۔ ہماری سمجھ میں آنے والے خزانوں سے بڑھ کر خزانے۔ اس کے پاس سب کچھ ہے۔ اس سے کچھ بھی مانگیں۔ کتنی مقدار میں بھی مانگیں اس کے پاس اس سے بہت زیادہ کچھ ہے۔ اور اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اس سے مانگیں اور خوب مانگیں۔ ایک بیمار کے لئے نہیں سب بیماروں کے لئے شفا مانگیں۔ ایک بے روزگار کے لئے نہیں سب بیروزگاروں کے لئے۔ ایک گناہ کی معافی نہیں سب گناہوں کی۔ ایک بگڑے ہوئے انسان کے راہِ راست پر آنے کے لئے نہیں سب بگڑے ہوئے انسانوں کے راہِ راست پر آنے کیلئے۔ مقصد یہ ہے کہ دعا کو محدود نہ کریں۔ پھیلائیں اور خوب پھیلائیں۔

اس کی ایک حسین و جمیل مثال یہ ہے کہ حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنی تیسری صاحبزادی کی شادی کے موقعہ پر دعا یہ کی کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور اس کے ساتھ ہی جماعت کے تمام رشتوں کو بابرکت کرے۔ یہ ہے دعا کو پھیلانے کا بہترین طریق۔ اپنے لئے دعا مانگئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سب کے لئے مانگئے۔ دینے والا خدا ہے جس کے پاس سب کچھ ہے۔

مری طرف سے مبارک وصول کر لیجے
مرا تو ہدیہ یہی ہے قبول کر لیجے
خدا کا سایہ سرِ عجز و انکسار پہ ہے
رہِ سداد کو اپنا اصول کر لیجے

ابوالاقبال

تمنّاؤں کے بہلاوے کبھی ہیں
کبھی ہیں آرزوؤں کے کھلونے
کبھی ہے ذوق اِک تازہ جہاں کا
مجھے مارا ہے شوقِ توبہ تو نے

سدا خالق تھا وہ خالق رہے گا
بنائی اُس نے کتنی کائناتیں
اُسے معلوم ہے وہ جانتا ہے
ابھی باقی ہیں جتنی کائناتیں

نظر کے سامنے کون و مکاں ہیں
نگاہوں میں جہاں اندر جہاں ہیں
مَیں حیراں ہوں کہ کیونکہ دیکھتا ہوں
جو نظّارے نگاہوں سے نہاں ہیں

نہیں درگاہِ مایوسی مِرا دَر
نہ جانا تُو مرے بندے خبردار
مِری رحمت کا دروازہ کھُلا ہے
نہ ہو مایوس اگر تُو ہے خطاکار

سُنا ہے محسنِ انسانیت سے
غبارِ راہ ہیں جس کے ستارے
حیا ایوانِ سیرت کا ستوں ہے
حیا ایماں کا حصّہ ہے پیارے

مرے بس میں نہ تھی مستی کی ساعت
مِری لغزش مِری تقصیر کو بخش
کرم کر پائے میخانہ رسا پر
مرے دستِ پیالہ گیر کو بخش

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

ہست فرقانِ مبارک از خدا طیّب شجر
نونہال و نیک بود و سایہ دار و پُر زبر

قرآن پاک خدا کی طرف سے ایک پاکیزہ درخت ہے جو نونہال اور نیک اصل والا اور سایہ دار پھلوں سے لدا ہوا ہے

میوہ گر خواہی بیا زیرِ درختِ میوہ دار
گر خرد مندی مجنباں بید را بہرِ ثمر

اگر تو میوہ چاہتا ہے تو میوہ دار درخت کے نیچے آ اگر عقلمند ہے تو بید کے درخت کو پھلوں کیلئے نہ ہلا

در نیاید باورت در وصف فرقانِ مجید
حسنِ آں شاہد بپرس از شاہداں یا خود نگر

اگر تجھے قرآن مجید کی خوبیوں پر یقین نہیں ہے تو اُس محبوب کا حسن دیکھنے والوں سے پوچھ یا تحقیق کر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی طرف سے دیا گیا ایک ایسا پاکیزہ درخت ہے جو ہمیشہ تر و تازہ رہتا ہے جس کی بنیاد نہایت مضبوط ہے اور جو نہ صرف انسانوں کے سروں پر سایہ کرتا ہے بلکہ انہیں پھل بھی عطا کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم جو ساری دنیا کے لئے ہے اور جس پر دنیا کا ہر فرد عمل کر کے اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ایک ایسا درخت ہے کہ جس میں درخت کی دونوں خوبیاں موجود ہیں۔ انسانوں کی زندگی پر سایہ بھی کرتا ہے یعنی اس کی تعلیمات انسان کو ہر قسم کی برائی اور بدی سے بچا لیتی ہیں اور نیکیوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ اسے نیکی کرنے پر مائل کرتی ہیں اور نیکی کرنے میں اس کی مدد کرتی ہیں۔ اور دنیا کا کوئی ایسا شخص نہیں جو اس میں سے اپنے لئے تعلیمات اخذ نہ کر سکے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کو ساری دنیا کے لئے فائدہ مند بنایا ہے۔ اس میں کہا جاتا ہے کہ ۷۰۰ کے قریب احکام ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا ہر لفظ ایک حکم اور ہر لفظ ایک ہدایت پر مبنی ہے اور دنیا میں کوئی شخص کسی جگہ رہنے والا کسی معاشرے میں بود و باش رکھنے والا جب اس کی طرف آتا ہے تو اس سے اپنی زندگی کو برائیوں سے بھی بچاتا ہے جو اس کے لئے سایہ ثابت ہوتا ہے اور اپنی زندگی کو قائم رکھنے اور بہتر بنانے کے لئے اسے پھل بھی عطا کرتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے میوہ حاصل ہو یعنی پھل ملے تو ایسے درخت کے پاس جانا چاہیئے جو پھل دار ہو کیونکہ پھل تو اسی درخت سے مل سکتا ہے جو پھلدار ہو گا۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر تو عقل مند ہے تو تو بید کے درختوں پر یہ امید نہیں لگائے گا کہ وہ تجھے پھل دیں گے۔ بید ایک ایسا درخت ہے کہ بہت سی خوبیوں کے باوجود اس پر کوئی ایسا پھل نہیں لگتا جو انسان کھا سکے اور جس سے پیٹ بھر سکے یا مزا لے سکے۔

حضور فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگوں اور دوسری کتابوں کی طرف جانا تو ایسا ہی ہے جیسے کہ انسان بید کے درخت کو ہلائے کہ اس پر سے پھل گرے۔ اور وہ کھائے اور لطف اٹھائے۔ لیکن ایسا ممکن نہ ہو گا۔ پھل کھانے کے لئے اسے ایسے ہی درخت کے پاس جانا چاہیئے جس پر پھل لگتے ہوں۔ حضور کا یہاں مطلب یہ ہے کہ درحقیقت قرآن مجید ایک ایسا درخت ہے جو سایہ دار بھی ہے اور جس پر پھل بھی لگتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ جسے قرآن مجید کی اس صفت پر یقین نہ ہو تو از خود ایسی باتیں سوچتے رہنے سے اسے چاہیئے کہ وہ ایسے لوگوں سے ملے جو اس محبوب کے چہرے کو جانتے ہیں اور اس کے حسن کو پہچانتے ہیں اور اگر وہ از خود اس کے متعلق حقیقت معلوم کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ تعصب اور کینہ اور ہٹ دھرمی سے الگ ہو کر وہ اس پر غور کرے۔ اور اگر وہ سچے دل سے اس پر غور کرے گا تو اسے اس کا ہر لفظ ہدایت کی صورت میں دکھائی دے گا۔

اس ہدایت کے پانے کے لئے انسان میں خدا تعالےٰ کی محبت اور خدا تعالےٰ کا ڈر دونوں موجود ہونے چاہئیں۔ یہ وہ بات ہے جسے تقویٰ کہتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم کے آغاز ہی میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو متقی ہیں۔ اگر انسان خدا تعالےٰ ہی کا انکار کر دے نہ اس سے محبت کرے نہ اس سے ڈرے نہ اس کے وجود سے آشنا ہو تو قرآن مجید سے وہ کوئی ایسی بات حاصل نہیں کر سکتا۔ اپنے تعصب اور کینہ کی وجہ سے جو کہ مفید ثابت ہو البتہ قرآن مجید ہی سے اس کے ارشاد کے مطابق اگر اس کے دل میں تقویٰ ہے اگر وہ واقعی اس کی اچھائیوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو اسے خدا سے ڈرتے ہوئے اور خدا سے محبت کرتے ہوئے اس کی تعلیمات پر غور کرنا چاہیئے۔

حضور ان تین اشعار میں قرآن مجید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان کو دو باتوں کی خاص طور پر ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی چیز اس کے سر پر سایہ کی طرح ہو یعنی اس کو برائیوں سے بچائے اور اس کو تکالیف سے بچائے اسے دکھ اور درد سے بچائے اور اس کے امن کا باعث ہو اور اس کے علاوہ اسے وہاں سے پھل ملے جسے وہ کھا کر اپنی زندگی کو قائم رکھ سکے اور لطف بھی اٹھائے۔ حضور فرماتے ہیں یہ دونوں ایسی باتیں ہیں جو قرآن مجید میں مکمل طور پر موجود ہیں ہر وہ شخص جو کینہ اور تعصب سے الگ ہو کر سوچے گا وہ قرآن مجید کی اس صفت کا قائل ہو جائے گا۔

اے خدا تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اس عالمی کتاب کو جو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کیلئے نازل فرمائی ہے اور جس میں ساری دنیا کیلئے ہدایت موجود ہے ہمیں اس سے سایہ بھی نصیب فرما اور ہمیں اس کے پھل کھانے کی بھی توفیق عطا فرما۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ قرآن مجید پر عمل کرنا صرف اور صرف اسی کا حق ہے اور دوسرا کوئی شخص اس کی نیک پاکیزہ مفید تعلیمات سے فائدہ حاصل نہ کرے۔ ہم نہ صرف اس سے خود فائدہ حاصل کریں بلکہ اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کو دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ دوسرے بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے حصہ وافر حاصل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور ساری دنیا میں ایک ایسا نیک اور پاکیزہ معاشرہ قائم ہو جائے جو اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق زندگی گذارنے والا ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

واقفینِ نَو بچیوں کی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلوانا یعنی EDUCATIONAL INSTRUCTIONS جیسے بیچلر ایجوکیشن غالباً کہا جاتا ہے جو بھی اس کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو۔ ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے اور یہ سارے کام مردوں کے ساتھ ملے جلے بغیر سوائے ڈاکٹری کے باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے یعنی لٹریری نقطۂ نگاہ سے، ادبی نقطۂ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہیئے تاکہ وہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں۔ اس طرح اگر ہم سب اپنے آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کے بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اُوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جسے وہ ہمیشہ جذبۂ تشکر اور دعاؤں کے ساتھ یاد کریں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷ / فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
یکم-اپریل ۱۹۹۳ء

روزنامہ ڈان کے یکم اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں این۔ اے۔ فاروقی کراچی سے خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کراچی میں اس وقت ڈھائی سے تین لاکھ بنگلہ دیشی موجود ہیں اور مزید مسلسل آرہے ہیں۔ یہ لوگ بطور نوکر گھروں میں کام کرتے ہیں فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں۔ مچھلی پکڑنے والوں کے ساتھ کام کرتے ہیں اور سلے سلائے کپڑے بیچنے والوں کے ساتھ کپڑوں کو ٹانکے لگانے کا کام کرتے ہیں اور بہت کم ایسے ہیں جو بھیک مانگتے ہیں۔ یہ لوگ عام طور پر جرم سے دور رہتے ہیں۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ وہ پولیس کے ہتھے نہ چڑھ جائیں لیکن چند ایک مستثنیات بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ زمینی راستے سے آتے ہیں اور یہ وہ راستہ ہے جو ہندوستان میں سے گزرتا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان دونوں اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ لوگ بنگلہ دیش سے چل کر ہندوستان پہنچتے ہیں اور ہندوستان کو عبور کرتے ہوئے لاہور کے ارد گرد کی سرحد سے ہو کر پاکستان پہنچ جاتے ہیں اور ان کے بنگلہ دیش سے چلنے ہندوستان میں سفر کرنے اور پاکستان میں داخلہ کے متعلق تینوں ملک اچھی طرح جانتے ہیں۔ جب وہ بنگلہ دیش سے سفر شروع کرتے ہیں تو انہیں پاکستان کی کوئی زبان نہیں آتی اس لئے وہ ایک مقررہ رقم دے کر ایک ایجنٹ کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ جو انہیں بنگلہ دیش میں اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتا ہے اور ہندوستان میں سے گزارنے کے لئے ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور پھر انہیں لاہور لا کر یہ ہدایت کرتا ہے کہ یہاں وہ اپنے آپ کو گم کر دیں۔ وہاں سے وہ کسی نہ کسی طرح کراچی چلے جاتے ہیں۔ ایجنٹ عام طور پر دس پندرہ بنگلہ دیشیوں کو اکٹھا لاتا ہے اور ایسا وہ تیسرے چوتھے مہینے کرتا رہتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے اپنے آنے جانے کا خرچہ وصول کرتا ہے۔ یہ بنگلہ دیشی بہت جلد زبانیں سیکھ سکتے ہیں۔ زبان وہ تقریباً ۶ ماہ سے بھی کم عرصے میں سیکھ لیتے ہیں۔

جب وہ بحفاظت پاکستان پہنچ جاتے ہیں تو اپنے آپ کو کسی پرانے بنگلہ دیشی کے ساتھ منسلک کر لیتے ہیں اور جو بھی نوکری ملے اس پر وہ کام شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح انہیں یہاں ایک لمبا عرصہ رہنے کے وسائل حاصل ہو جاتے ہیں۔ جب وہ یہاں دو سال قیام کر لیتے ہیں تو وہ شناختی کارڈ حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں اور شناختی کارڈ انہیں ۲۵۰۰ روپے میں مل جاتا ہے اگر صحیح لوگوں سے ان کا رابطہ قائم ہو جائے تو یہ بات تو چند ہفتوں کی ہے کہ وہ کارڈ حاصل کر لیں۔ جب کارڈ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو وہ پاسپورٹ کے لئے کوشش شروع کر دیتے ہیں اور پاسپورٹ انہیں ۳۵۰۰ روپے میں مل جاتا ہے۔ پاسپورٹ ملنے کے بعد یا تو وہ رقم بچانی شروع کرتے ہیں یا وہ کسی طرح اپنے دوستوں سے قرضہ حاصل کرتے ہیں اور پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ بطور پاکستانی بنگلہ دیش چلے جاتے ہیں اور وہاں سے وہ باقاعدہ مسلمہ پاکستانی کے طور پر واپس آجاتے ہیں۔

خیال یہ ہے کہ جب اوپر کہی گئی باتیں ایسی ہیں جن کا ہر کسی کو علم ہے تو ہم کیوں غیر قانونی طور پر آنے والے بنگلہ دیشیوں کو یہاں رجسٹر نہیں کرتے ——

میونسپل کونسلوں کے ذریعے جب ایک دفعہ ان کا تشخص قائم ہو جائے اور اس کی توثیق بھی ہو جائے تو انہیں رہائشی پرمٹ دے دیئے جانے چاہئیں وہ ان کے لئے شناختی کارڈ کا بھی کام دیں گے اور پاسپورٹ کا بھی لیکن انہیں شہریت یا قومیت کے حقوق نہیں ملیں گے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے امریکہ میں کچھ لوگ "اجنبی رہائشی" کہلا سکتے ہیں۔ وہ اجازت نامے جو انہیں جاری کئے جائیں یہ ایک خاص مدت کے لئے ہونے چاہئیں اور انہیں دوبارہ جاری کروایا جا سکنا چاہیئے

ایک اور مسئلہ جسے فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے روپے کے متعلق ہے جو وہ یہاں کماتے ہیں اور اپنے لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر مہینے یہ رقم دسیوں لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ یہ ساری رقم بنگلہ دیش جاتی ہے اور جاتی ہے نجی ہنڈیوں کے ذریعے اور درمیانی واسطوں کے ذریعے جو ان سے ایک سو روپے کے بدلے ۴۵ روپے حاصل کرتے ہیں۔ اگر کسی نے ۳۰۰۰ روپیہ بھیجنا ہو تو اسے ۱۳۵۰ روپے ادا کرنے پڑیں گے کیونکہ ان کا یہاں قیام تسلیم کر لیا جائے گا اور وہ اس لئے کہ ان کے پاس رہائشی اجازت نامے ہوں گے۔ کیا یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی رقوم کو بنکوں کے ذریعے بھیجیں پاکستان اپنی تجارت اسی روپے سے بنگلہ دیش میں چلا سکتا ہے اور ۴۵ فی صد رقم جو انہیں دینی پڑتی ہے وہ کم ہو کر ۵ فی صد رہ جائے گی۔ کیا یہ ایسی باتیں نہیں جن پر غور کیا جائے۔ اور جن پر جلد از جلد عمل شروع کر دیا جائے۔

فرنٹیئر پوسٹ
۶-اپریل ۱۹۹۳ء

میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ سے فرنٹیئر پوسٹ کے ۶-اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں۔

سید اعجاز علی شاہ (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر) اور میاں محمد علی (یہ صاحب بھی علاقائی ڈائریکٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے) میری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ ۱۹۵۶ء کے قریب جب وہ جھنگ کے سکولوں میں بطور ہیڈ ماسٹر متعین تھے۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ ہائی سکول ہیڈ ماسٹرز کے ایک اجلاس میں شرکت کی تھی۔ اس اجلاس کا اہتمام خاکسار نے کیا تھا۔ اس وقت خاکسار ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کا صدر تھا۔ یہ اجلاس ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول ربوہ میں منعقد کیا گیا تھا۔ میں اسی سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اس اجلاس میں ۳۱ سے زیادہ ہیڈ ماسٹر صاحبان نے شرکت کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ میرے سکول کی دسویں جماعت کا معائنہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ذاتی طور پر میرے اس دعویٰ کی تصدیق کر سکیں کہ بچوں کو پورے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ چھٹی جماعت سے شروع کیا جاتا تھا اور دسویں جماعت میں مکمل کروا دیا جاتا تھا۔ اور یہ بات صرف اس لئے ممکن تھی کہ ان دنوں ہمارے سکول میں عربی اور قرآن مجید ناظرہ لازمی مضمون تھے۔ اور یہ پرائمری جماعتوں میں جن کا سکول کے ساتھ الحاق تھا ختم کروا دیئے جاتے تھے۔ معزز مہمانوں نے اچانک (لیکن ہم نے انہیں خوش آمدید کہا) آخری کلاس کا معائنہ کیا اور طلباء سے کہا وہ قرآن مجید پڑھ کر سنائیں اور اس کا ترجمہ بھی بتائیں۔ اور ایسی جگہوں سے ایسا کیا جائے جو وہ خود بتائیں طلباء نے بہت اچھی طرح قرآن مجید پڑھا اور اس کا ترجمہ بھی ٹھیک ٹھیک کیا۔ چنانچہ یہ تمام ہیڈ ماسٹر صاحبان پوری طرح مطمئن ہو گئے اور اس بات سے انہوں نے مسرت حاصل کی کہ آخر ان کے ضلع میں ایک سکول تو ایسا تھا جس میں طلباء کو فارغ التحصیل ہونے سے پہلے سارے قرآن مجید کا ترجمہ سکھا دیا جاتا ہے۔ ہمارے سکول کی یہ منفرد حیثیت اس وقت تک قائم رہی جب تک سکول قومیائے نہیں گئے اور قومیائے جانے کی وجہ سے احمدیہ انجمن کا اس پر سے کنٹرول ختم نہیں ہو گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک

Theology in schools

Syed Ijaz Ali Shah (Retired Deputy Director) and Mian Mohammad Ali (also retired as regional director) will bear me out that round about 1956 while they were employed as headmasters in Jhang schools they attended a District High School Headmasters' meeting convened by me as president of the headmasters' association, in T.I. High School Rabwah of which I was likewise the headmaster.

More than twenty-five headmasters present at the said meeting expressed their desire to visit the tenth class of my school in order to verify personally my claim of teaching the translation of the Holy Quran entire and whole, beginning the same from the sixth class. This was only possible because Arabic was a compulsory subject in our school, and Quranic Text (Nazara) was finished in the primary classes, attached to the said school.

The distinguished guests made a surprise visit (of course, welcome) to the final class and asked the students to read and translate the Holy Book from contexts of their choice which the latter did very well and the headmasters were perfectly satisfied and pleased to note that there actually was a school in their district which completed the translation of the Holy Quran before the boys left its portals.

This unique feature of our school remained our privilege upto the year of its nationalisation when the central Ahmadiya Anjuman lost its control over its administration.

Ever since the school has changed hands it has lost its coveted distinction and as required by the government the scholars barely study a meagre portion or part of the Holy Book for translation of its Arabic text. What a degradation or standards!

MIAN MOHAMMAD IBRAHIM,
Rabwah.

THE FRONTIER POST *Tuesday April 6, 1993*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سکول سربراہی کے سلسلے میں ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاتا رہا ہے اور اس کا وہ اعزاز جو اسے پہلے حاصل تھا اب اسے حاصل نہیں۔ اب جیسا کہ حکومت چاہتی ہے۔ طالب علم صرف قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھتے ہیں اور اس کے عربی متن کا ترجمہ سیکھتے ہیں۔ جس کا معیار کس حد تک نیچے جا چکا ہے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۶- اپریل ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۶ ، اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں مصباح الرحمان بابر کہتے ہیں میں اسلامی دنیا کے مسلمان لیڈروں کی بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ جو برا سلوک کیا جا رہا ہے اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں بوسنیا کے مسلمانوں سے یہ سلوک سربیا کے بنیاد پرست عیسائیوں کی طرف سے ہو رہا ہے تقریباً ۵۰ ہزار عورتوں کی اجتماعی آبروریزی کی گئی ہے۔ ہزاروں معصوم لوگ قتل کئے جا چکے ہیں متعدد عمارتیں اور ادارے تباہ کر دیئے گئے ہیں اور اقتصادی ڈھانچہ بھی برباد کر دیا گیا ہے۔ لیکن تنظیم اسلامی کانفرنس اقوام متحدہ کو صرف زبانی دھمکی دے دی ہے اور انہیں وقت دے رہی ہے کہ پرامن حل تلاش کیا جائے اور بوسنیا کے مسلمان اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے مسلمان بھائی ان کی امداد کریں۔ ہزاروں غیر قانونی بچے جو عورتوں کی بے آبروئی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں بوسنیا کے معاشرے کے لئے ایک بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں تنظیم اسلامی کانفرنس اور مسلمانوں کا کردار نہایت مایوس کن ہے۔ مسلمانوں کا یہ منافقانہ کردار ایسا ہے کہ جس سے سربیا کے لوگوں کو تشدد کرنے کے لئے کھلی آزادی ملی ہوئی ہے وہ بوسنیا کے غیر مسلح لوگوں کا جی کھول کر استحصال کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کا بوسنیا کے مسلمانوں کے مسئلہ سے نبٹنے کا امتیازی سلوک اسلامی دنیا کے لئے احتجاج کا باعث ہے۔

۶ ، اپریل ۱۹۹۳ء بوسنیا کے مسلمانوں اور اسی طرح دیگر مسلمانوں کے خلاف جو تشدد آمیز کارروائیاں ہو رہی ہیں اور جس طرح ان کو تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ اب بوسنیا کے مسلمانوں کو سربیا کے تشدد سے بچانے کے لئے جہاد کا اعلان کیا جائے۔ اخلاقی اور زبانی امداد جو بوسنیا کو دی جا سکتی ہے اس سے نہ ان کے زخموں کا اندمال ہو سکتا ہے اور نہ ان کی تکلیف رفع ہو سکتی ہے ان حالات میں مسلمانوں کی سب سے پہلی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانیت کو اس تکلیف دہ حالت میں سے نکالنے کے لئے جہاد کا اعلان کریں۔ اے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد اور صلاح الدین ایوبی کیا آپ سن رہے ہیں (ایبٹ آباد)

ڈان

۸- اپریل ۱۹۹۳ء

شاہد حسن صدیقی (کراچی)، ڈان کے ۸ ، اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں کہ امریکہ کی ڈرگس انفورسمنٹ ایجنسی نے اپنی رپورٹ میں جسے انٹرنیشنل نارکوٹک کنٹرول سٹریٹیجی کا نام دیا گیا ہے۔ بعض پریشان کن انکشافات کئے ہیں یہ رپورٹ امریکہ کی کانگریس کو بھی مہیا کی گئی ہے اور بیک وقت اسلام آباد میں بھی جاری کی گئی ہے اس رپورٹ کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی لوگ ۷ ، ۴ میٹرک ٹن جو کہ پاکستان میں تیار کی جانے والی ہیروئن کا ۶۶ء ، ۷ ، ۴ فیصد ہے استعمال میں لاتے ہیں۔ باقی ماندہ ہیروئن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ یورپ اور امریکہ میں سمگل کی جاتی ہے اور ایسا ہندوستان افغانستان، افریقہ، ترکی اور وسطی ایشیائی ریپبلکس کے راستے کیا جاتا ہے اس رپورٹ میں مزید یہ بھی بتایا گیا ہے کہ منشیات سے حاصل کردہ ناجائز روپیہ پاکستان کی اقتصادیات پر اثر انداز ہو رہا ہے اور منشیات کے ساتھ کرپشن کی جو باتیں وابستہ ہیں اور جن کا تعلق حکومت کی مختلف سطح کے لوگوں سے ہے اور عدلیہ سے بھی ہے یہ جاری ہے۔ اس رپورٹ میں اگرچہ پریس کو تو نہیں بتایا کہ وہ کون ہیں لیکن کم از کم تین پاکستانی ممبران اسمبلی کے نام لئے ہیں جو مبینہ طور پر منشیات کے دھندے میں ملوث ہیں۔ یہ رپورٹ اس بات کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ امریکہ کی حکومت پاکستان میں منشیات کا ذکر کر کے کیا اہداف حاصل کرنا چاہتی ہے۔ ان اہداف میں سے بینکوں کے نئے قوانین بھی ہیں جن سے منشیات کے دھندے سے حاصل کیا گیا روپیہ ادھر ادھر کرنا مقصود ہوتا ہے اور یہ کہ منشیات کا دھندہ کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے اور انہیں سزا دی جائے اسی طرح منشیات تیار کرنے والوں کو حاصل شدہ وہ تمام سہولتیں جن کے ذریعے ہیروئن بنانا آسان ہو جاتی ہے انہیں ختم کیا جائے اور اس کی سمگلنگ کے ذرائع کو بھی ختم کیا جائے اور ان تمام باتوں پر جو قانونی پردہ ہے اسے بھی اٹھایا جائے البتہ رپورٹ کہتی ہے کہ منشیات کو ختم کرنے کے لئے جو امداد دی جاتی ہے وہ پاکستان کو اس لئے نہیں دی جا سکتی کہ پریسلر ترمیم کے مطابق امداد منقطع ہو چکی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ اس وجہ سے پاکستان کی حکومت مزید ایسے اقدامات نہیں کر سکتی جن سے منشیات کے خطرے سے محفوظ رہا جائے اس معاملے پر غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ منشیات کا دھندہ انسانیت کے لئے ایک مسئلہ بن رہا ہے جبکہ پریسلر ترمیم صرف ایک سیاسی حربہ ہے اس رپورٹ میں جن معاملات کا ذکر کیا گیا ہے چاہیئے کہ ہماری حکومت ان پر گہرا غور کرے جتنی تعداد میں لوگ منشیات کے عادی ہو چکے ہیں اور جتنی مقدار میں منشیات پاکستان میں استعمال کی جا رہی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ منشیات کے عادی لوگوں کا علاج کس حد تک کیا جا رہا ہے ۹۰ فیصد دوبارہ عادی ہو جاتے ہیں اور یہ بات ہمارے معاشرے کیلئے نہایت خطرناک ہے اس سلسلے میں ہر سطح پر کچھ نہ کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک امریکی نمائندے نے اس رپورٹ کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ میں سات لاکھ افراد نشے کے عادی ہیں اور یہ کہ جتنی ہیروئن وہ پیتے ہیں اس کا ۲۰ فیصد پاکستان سے وہاں پہنچتا ہے۔ ۲۰ فیصد میکسیکو سے اور ۶۰ فیصد جنوب مشرقی ایشیا سے اس نمائندے نے یہ تجویز بھی کی ہے کہ جو لوگ اس دھندے میں ملوث ہیں یعنی ہیروئن بناتے ہیں اور اس کی سمگلنگ میں انہیں گرفتار کر کے جیلوں میں بند کیا جائے۔ یہ جو باتیں کہی گئی ہیں یہ سب درست اور یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ امریکہ کی حکومت جو کچھ اب کر رہی ہے وہ اس سے زیادہ کر سکتی ہے نہ صرف بیرونی ممالک کے لئے بلکہ اپنے ملک کے اندر بھی۔ امریکہ کے ایک سینئر گورنمنٹ افسر نے چند سال پیشتر کہا تھا کہ امریکہ میں منشیات کے دھندے سے جو رقم حاصل کی جاتی ہے وہ ایک لاکھ ملین امریکی ڈالر سے بھی زیادہ ہے (یہ رقم ۲۷ لاکھ ملین پاکستانی روپے کے برابر ہے) اس میں سے بہت سی سڑکوں پر اور گلیوں میں بکتی ہے اور فی پڑیا پانچ سے دس ڈالر میں ملتی ہے۔ گلیوں اور سڑکوں پر بیچنے والوں سے جب ان سے روپیوں کی تھیلیاں لی گئیں تو یہ ایک لاکھ ملین ڈالر سے زیادہ کی تھیں اور ایسا ہر سال ہوتا ہے اور اس کی مقدار بارہ ملین کلوگرام ہوتی ہے۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ منشیات کا دھندہ کرنے والے کامیابی کے ساتھ اس ناپاک روپے کو بنکنگ سسٹم میں لے آتے ہیں اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ میں اس دھندے کی سطح کیا ہے اگر وہاں پر مزید اقدامات کئے جائیں اور ایسا کلنٹن انتظامیہ کرے تو پاکستان کیلئے اپنا کام آسان ہو جائے گا۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے رپورٹ میں خاص طور پر امریکی حکومت کے سلسلے میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان میں بینکوں کے قواعد میں تبدیلی چاہتی ہے تا کہ یہ روپیہ بینکوں کے نظام میں شامل نہ ہو۔ اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پہلے بھی پاکستان میں بعض قواعد کا اعلان سٹیٹ بنک نے کیا تھا میں نے اپنے مضمون امپرومنٹ جن کی بینکنگ سیکٹر میں ضرورت ہے (ڈان ۱۸ ، جنوری ۱۹۹۲ء) میں اس کا ذکر کیا تھا۔ میں نے اس وقت کہا تھا کہ بینکوں (پاکستان میں) کو چاہیئے کہ وہ اپنی شاخوں کو بھی بتائیں کہ بیسک کمیٹی سٹیٹ منٹ آف پرنسپل کی پیش رفت میں کیا کیا گیا ہے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ بینکوں کے دفاتر دیگر ممالک میں بھی موجود ہیں یہ پیش رفت دیگر امور کے علاوہ اس بات کی حوصلہ افزائی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُردو مثلیں

برادرِ محترم نسیم سیفی صاحب!

آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات!

کچھ عرصہ پیشتر بحوالہ "نگار" اردو (ہندوستانی) کی ضرب الامثال "الفضل" کی زینت بنی تھیں۔ اسی سلسلے میں کچھ اور ضرب الامثال آپ کو "الفضل" کے لئے بھیج رہا ہوں۔ یہ مثلیں فیروز اللغات اردو سے نقل کی گئی ہیں۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہونگے۔

آپ پر پھر سلامتی ہو۔

نیازمند

احقر العباد ۔ سعید احمد اعجاز

(۱) آ بلا گلے پڑ، نہیں پڑتی تو بھی پڑ!
(۲) آ بوا لڑیں، لڑے ہماری بَلا!
(۳) آ بے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری۔
(۴) آ بیل مجھے مار۔
(۵) آ بے لونڈے جا بے لونڈے کرنا۔
(۶) آ پڑوسن لڑیں۔
(۷) آ پھنسے کی بات ہے۔
آ پھنسی کا معاملہ ہے۔
(۸) آب آب کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی۔
(۹) آب آمد تیمم برخاست۔
(۱۰) آب از سر گذشت ۔ پانی سر سے گذر گیا۔
(۱۱) آبِ کوثر سے دھلی زبان۔
(۱۲) آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانئے۔
(۱۳) آبرو ساری روپے کی ہے۔
(۱۴) آبرو کا صدقہ جان۔
(۱۵) آبرو موتی کی آب ہے۔
(۱۶) آبنا سر اپنے چھوڑ پرائی آس۔
(۱۷) آپ آپ ہی ہیں اور وہ وہی۔
(۱۸) آپ آئے بھاگ آئے۔
(۱۹) آپ بھلے تو جگ بھلا۔
(۲۰) آپ بھی ارسطو سے کم نہیں۔
(۲۱) آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی۔
(۲۲) آپ تو گرم کر کے شربت پلاتے ہیں۔
(۲۳) آپ تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں۔
(۲۴) آپ جانیں اور آپ کا ایمان۔
(۲۵) آپ خورادے آپ مرادے۔
(۲۶) آپ ڈال ڈال تو ہیں پات پات۔
(۲۷) آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا۔
(۲۸) آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے۔
(۲۹) آپ راہ راہ، دُم کھیت کھیت۔
(۳۰) آپ زندہ جہان زندہ آپ مُردہ جہان مُردہ۔
(۳۱) آپ سُنیں اپنا کمر بند گُنے۔
(۳۲) آپ سے چار برسا تیں ہیں نے زیادہ دیکھی ہیں۔
(۳۳) آپ سے چلنا۔
(۳۴) آپ سے دُور آپ کی جان سے دُور۔
(۳۵) آپ سے گیا جگ سے گیا۔
(۳۶) آپ فضیحت اور کو نصیحت۔
(۳۷) آپ کا بایاں قدم لیجئے۔
(۳۸) آپ کاج مہا کاج۔
(۳۹) آپ کا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا۔
(۴۰) آپ کا نوکر ہوں بینگنوں کا نوکر نہیں۔
(۴۱) آپ کھائے بلّی کو بتائے۔
(۴۲) آپ کی دال یہاں نہ گلے گی۔
(۴۳) آپ کے منہ کا اگال ہمارے پیٹ کا ادھار۔
(۴۴) آپ مرے جگ پرلو۔
(۴۵) آپ میاں صوبے دار گھر میں بیوی جھونکے بھاڑ۔
(۴۶) آپ میں کیا شاخِ زعفران لگی ہے۔
(۴۷) آپ ہارے بہو کو مارے
(۴۸) آپ ہی بی بی آپ ہی باندی۔
(۴۹) آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔
(۵۰) آپ ہی مارے آپ ہی چلّائے۔
(۵۱) آپ ہی ناک چوٹی میں گرفتار ہیں۔
(۵۲) آپا تجھے سوہر کو بھجے۔
(۵۳) آتا نہ چھوڑے جاتا نہ موڑے۔
(۵۴) آتے بھلے نہ جاتے۔
(۵۵) آتے کا منہ دیکھتی تھی جاتے کی پلیٹھ۔
(۵۶) آتما میں پڑے تو پرماتما کی سُوجھے۔
(۵۷) آتی ہے ہاتھی کے پاؤں جاتی ہے چیونٹی کے پاؤں۔
(۵۸) آٹا دال اُلو بھی ہے۔
(۵۹) آٹا نبڑا، بوچا سٹکا۔
(۶۰) آٹا نہیں تو دلیا جب ہو جائے گا۔
(۶۱) آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے باہر رکھوں تو کوا لے جائے۔
(۶۲) آٹے کی آپا۔
(۶۳) آٹے کی بلّی۔
(۶۴) آٹھ بار نو تیوہار۔
(۶۵) آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی۔
(۶۶) آٹھ پہر سُولی ہے۔
(۶۷) آٹھ پہر میان سے باہر۔
(۶۸) آٹھ جولاہے نو حُقّے، تس پر بھی دھکم دھکے۔
(۶۹) آٹھ گاؤں کا چودھری بارہ گاؤں کا راؤ۔
(۷۰) اپنے کام نہ آؤ تو ایسی تیسی میں جاؤ۔

بقیہ: صد ۵

کرتا ہے کہ تمام وہ لوگ جو بنک کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں ان کے ساتھ خاص طور پہ واقفیت پیدا کرنا ضروری ہے یہ کہ ذریعہ کا علم خفیہ رکھا جائے اسے بھی انہی امور میں شامل کیا جاتا ہے کہ ناپاک روپیہ کس طرح بینکوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

اسی لئے میں چاہوں گا کہ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ حکومت کی تمام ایسی سکیمیں جو سرمایہ کاری سرٹیفکیٹ سے تعلق رکھتی ہیں ختم کی جائیں ۔ ہم اپنی اقتصادیات کو اسلامی بنانا چاہتے ہیں اور مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی کہ بری اکاؤنٹنگ بلیک منی یا ٹیکسوں سے بچنا اور ان چیزوں کو باقاعدہ بنا دینا کس طرح مناسب کہلا سکتا ہے (یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

انسانی قدروں کی بحالی

انسانی قدروں کی بحالی کے ضمن میں عالمگیر تحریک چلانے کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہر پہلو سے اہلِ دانش، اہلِ قلم اہلِ دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانا ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ دُنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سُن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو جائیں۔"

یادِ رفتگان

مکرمہ انیسہ وسیم صاحبہ باغبانپورہ لاہور سے لکھتی ہیں:۔

میرا پیارا بیٹا عزیزم کلیم احمد ۹ سال تین ماہ کی عمر میں ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو دماغ کی رگ پھٹنے کے بعد صرف آٹھ دن بیمار رہ کر اپنے مولا کریم کے پاس واپس چلا گیا۔

پیارا کلیم ہمارا اکلوتا بیٹا تھا جس نے اتنی زندگی پائی۔ جولائی ۸۸ء میں خدا نے مجھے ایک اور بیٹے سے نوازا لیکن وہ چند ہی لمحوں کے بعد وفات پا گیا۔ بھائی کی وفات کا اس نے گہرا صدمہ محسوس کیا اور مجھ سے اکثر اس کے متعلق سوال کرتا رہتا۔ میں آنسو ضبط کئے اس کو تسلی دیتی رہتی لیکن اس کا معصوم دل مطمئن نہ ہوتا۔ آخر ایک دن میں نے اس کے دل میں یہ بات راسخ کر دی کہ ہر ذی روح نے ایک دن اپنے خدا کے پاس واپس جانا ہے اور خدا گواہ ہے کہ اس نے حیرت انگیز طور پر اس کے بعد بھائی کے بارے میں کوئی سوال نہ کیا۔

قارئین اس ماں کے جذبات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں جس کا اکلوتا بیٹا اچانک اس سے جدا ہو جائے۔ آنسو بہتے ہیں لیکن پیارے مولا سے کوئی شکوہ نہیں۔ شکوہ کس بات پہ۔ اس کا تھا اس نے واپس لے لیا۔ وہ قادرِ مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ) نے فرمایا۔

"دوسرا خاص قابلِ توجہ پہلو یہ ہے کہ صرف چندے بڑھانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھانا اولیت رکھتا ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جتنے جتنے مخلصین کام کرنے کے لئے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں جن میں وہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کی روشنی میں میرا یہ کامل ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق کو بڑھائے تو خدا تعالیٰ انہیں پورا کرنے کے لئے ضرور بڑھائے گا۔۔۔۔

ہمیں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھتی رہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی چھوٹی ہمشیرہ سیدہ راشدہ تنویر صاحبہ بنت مکرم سید غلام احمد نثار صاحب آف گھٹیالیاں کا نکاح ہمراہ مکرم سید داؤد احمد صاحب ابن مکرم سید محمد یٰسین صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر مکرم منظور احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مورخہ ۱۶ اپریل ۹۳ء کو بیت الذکر گھٹیالیاں میں پڑھایا۔ عزیزہ راشدہ محترم سید نذیر حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کی پوتی ہے۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونیکے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ عزیزہ فوزیہ رفعت صاحبہ بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ربوہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل الائیڈ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم مجید احمد خان صاحب دارالبرکات ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کے گردے کا اپریشن مورخہ ۱۶ اپریل کو فضلِ عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ جو بفضل تعالیٰ کامیاب ہو گیا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

دعائے نعم البدل

○ عزیزہ لبنیٰ احسان بنت احسان احمد قمر صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہے۔

○ عزیزہ ارشمان محمود بھٹی ابن مکرم عرفان محمود بھٹی دارالفتوح ربوہ بعمر دو ماہ مورخہ ۱۸ اپریل ۹۳ء بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے بچے کا والد بیرون ملک امریکہ میں ہے۔

احباب لواحقین اور والدین کو صبر عطا ہونے اور نعم البدل نوازنے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب پان فروش جہلم مورخہ ۶ اپریل ۹۳ء کو صبح ۸ بجے وفات پا گئے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

مجلس نابینا ربوہ

مجلس نابینا ربوہ کو احمدی معذور افراد کے کوائف درکار ہیں آپ کے حلقہ اور علم میں اگر کوئی معذور دوست ہوں تو ان کے مندرجہ ذیل کوائف سے ہمیں آگاہ کریں۔ ان کوائف کی بناء پر مجلس نابینا ربوہ معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے مناسب پروگرام بناتے اور معلومات فراہم پہنچانے کے قابل ہو سکے تاکہ معذور افراد بھی معاشرے کے فعال شہری بن سکیں حسب ذیل کوائف درکار ہیں:۔

نام، ولدیت، عمر، تعلیم، پیشہ، قسم معذوری (گونگا، بہرہ، نابینا، اپاہج یا ذہنی معذوری وغیرہ) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ، مکمل پتہ

پروفیسر خلیل احمد

صدر مجلس نابینا ربوہ ضلع جھنگ

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۶۳ 9. MRs. AAN HASANAH WIFE OF SAEPUDIN پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸۔۱۰۔۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۱۰.۰۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۱۰ گرام مالیتی ۲۲۵.۰۰۰/- (۳) حق مہر ۳۵.۰۰۰/- روپے کل جائیداد مالیتی ۱۰۲۵۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ MRs. AAN HASANAH W/O SAEPUDIN انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱۔ SAEPUDIN S/O UHUD انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ ہدایت ولد R. ROSIM PAD- MAWIDJA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۸۶۴ میں عبدالرشید ولد SUTARJA پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸۔۱۲۔۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۵.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالرشید انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ENDANG عبدالرحمٰن ولد عبدالمنان انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲۔ BACHTIAR HUSEN S/O HUSEN MARAH SUTAN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۸۶۵ 9 BUSUKI ATMOMO BA S/O H. MUSKEMI پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۸۱ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸۔۱۰۔۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر مالیتی ۷۵۰.۰۰۰/- روپے (۲) موٹر سائیکل مالیتی ۳۵۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۸.۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد BASUKI AMMONO B.A

باقی صفحہ ۸ پر

ملتان شہر میں الفضل کی ایجنسی

ملتان شہر میں روزنامہ الفضل کی ایجنسی قائم کر دی گئی ہے احباب الفضل کا تازہ پرچہ درج ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز ایسے خریداران الفضل جنہوں نے اپنا اخبار کا چندہ دفتر میں جمع کروایا ہے انہیں اس وقت ایجنٹ کے ذریعہ اخبار مہیا کیا جا رہا ہے۔ جب ان کا چندہ ختم ہو جائے تو ایسے خریداران چندہ دفتر میں بھجوانے کی بجائے ایجنٹ صاحب سے رابطہ قائم کریں۔ ایجنٹ انہیں اخبار دے کر ماہوار بل وصول کیا کرے گا۔

ایجنٹ الفضل کا نام و پتہ یہ ہے محمود احمد صاحب انیس C/O ایم کاشف آٹوز حسین آگاہی روڈ۔ ملتان۔

مینیجر الفضل۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۲ اپریل۔ موسم خشک ہے۔ گرمی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی گئی ہے۔ مسٹر منظور موہل کی طرف سے پیش کردہ قرار داد کو پیش کرنے کے حق میں ۱۳۹ ووٹ آئے۔ سپیکر نے قرار داد بحث کے لئے منظور کر لی جس پر ۱۴۸ اراکین اسمبلی واک آؤٹ کر گئے۔ اتوار کے دن قرار داد پر رائے شماری اور بحث ہوگی۔

○ قومی اسمبلی توڑنے کے صدارتی حکم کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ میں شروع ہوگئی ہے۔ رٹ کرنے والوں نے صدر کے حکم کے خلاف حکم امتناعی جاری کرنے کی درخواست کی تھی جو عدالت نے مسترد کر دی۔ لاہور ہائیکورٹ نے وفاق پاکستان کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور ۳ مئی کو دوبارہ سماعت کی تاریخ مقرر کی ہے عدالت کی ہدایت پر رٹ میں سے صدر کا نام نکال دیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وعدے کے مطابق صوبائی اسمبلیاں بھی توڑ دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی تشکیل کا انتظار ہے جونہی یہ کام ہوا ہم عوام کے پاس جائیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کا تعاون انتخابات کے بعد بھی جاری رکھا جائے گا۔

○ سرحد اسمبلی کے بعض اراکین نے واضح کیا ہے کہ اگر سرحد اسمبلی توڑی گئی تو ہم نواز شریف سے مل جائیں گے وزیر اعلیٰ سرحد نے کہا ہے کہ ان کی اسمبلی توڑی نہیں جا رہی۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی لیڈر اور ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف مقدمہ قتل میں صفائی کے بڑے وکیل یحییٰ بختیار نے پارٹی کے عہدوں سے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے منتخب حکومت کی برطرفی کے لئے صدر کا ساتھ دے کر جمہوریت اور پاکستان سے کھلی غداری کی ہے انہوں نے صدر پر سخت تنقید کی اور محترمہ بے نظیر کے بارے میں کہا کہ وہ ۱۴ سال سے بغیر انتخابات کے پارٹی کی صدر ہیں وہ سیاسی فیصلے کرنے کی اہل نہیں۔

○ لاہور اور راولپنڈی بار ایسوسی ایشنوں نے قومی اسمبلی توڑنے کے خلاف قرار دادیں منظور کی ہیں۔

○ نگران وفاقی وزیر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ٹرانسپورٹ اور دوسری سکیموں میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوگی۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ایک وفد بوسنیا کی متاثرہ علاقوں کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے دورے پر روانہ ہو گیا ہے۔

○ بوسنیا کے مسئلہ پر سربوں کو سمجھوتے پر راضی کرنے کے لئے بین الاقوامی ثالث لارڈ اوون ایک بار پھر بلغراد پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب فیصلے کا وقت آگیا ہے۔

○ مسلمانوں کے قصبے سربرینسکا میں سے مزید شدید زخمیوں کو نکال لیا گیا ہے۔

○ ۴ دن کی شدید لڑائی کے بعد مسلمانوں اور کروٹ کے درمیان جنگ بند ہو گئی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے مزید ۱۲ افراد کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا ہے۔

○ مشرق وسطیٰ کے بارے میں امن مذاکرات کا اگلا دور منگل کو واشنگٹن میں شروع ہوگا۔ عرب اور فلسطینیوں نے امریکی یقین دہانی پر شرکت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ امریکہ میں جزائر ہوائی میں واقع ایک فلکیاتی رصد گاہ نے ایک نیا سیارہ دریافت کیا ہے جو زمین سے ۶ ارب ۴۰ کروڑ کلومیٹر دور واقع ہے۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میری حکومت کی برطرفی بدترین وطن دشمنی ہے جمہوریت کے قاتلوں کا یوم حساب قریب ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنا جرم ہے تو میں یہ جرم بار بار کروں گا۔ راولپنڈی سے لاہور آتے ہوئے مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر بڑے بڑے اجتماعات سے سابق وزیر اعظم اور وزراء نے خطاب کیا۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر کارکنوں نے سابق وزیر اعظم کو کندھوں پر اٹھا لیا۔

○ پی ڈی اے این ڈی اے اور اسلامی جمہوری محاذ نے نگران حکومت کے لئے اپنے اپنے وزراء کے نام پیش کر دیئے ہیں۔

بقیہ: صک سے آگے

انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبرا۔ YANI SUPRIATINI B.A S/O انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ DRS.A. SYAFEI YAYAT RUDAYAT S/O DANAKATMAJA انڈونیشیا۔

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیے
فون: ۲۲۳۲۰۴، ۲۳۱۶۸۰، ۲۳۱۶۸۱

منظور شدہ محکمہ تعلیم
ناصر کنڈر گارٹن ربوہ
نرسری سے چھٹی کلاس تک داخلہ جاری ہے
جب سے سابق پانچویں جماعت کا نتیجہ سو فیصد ہے۔ اس سال پانچ لڑکیاں وظیفہ کے امتحان میں شامل ہوئی ہیں۔
پرنسپل: ناصر کنڈر گارٹن۔ ربوہ

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت ۔/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۔/۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ڈسٹری بیوشن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون نیا: ۷۲۲۶۵۰۸ ۷۳۵۵۴۲۲
فون پرانا: ۷۲۲۶۵۰۸ ۶۲۱۹۲۲

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد کھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ - آفس: ۵۲۱

حبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۔/۱۶
۶۰ گرام ۔/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۔/۱۵۰ روپے

زدجام عشق
خاص
۔/۴۸۰ روپے

روشن کاجل
۔/۵ روپے

تریاق معدہ
۔/۱۰ روپے
۔/۲۰ روپے

NASIR

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴